www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دار الافتاء

عزیز زبیدی

اپنی قبر کے لیے پاک جگہ کی تمنّا ـــــ خانقاہ کے نام وقف

ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ :۔

۱۔ اگر کوئی شخص یہ وصیت کرے یا اس کی خواہش کرے کہ : اس کو کسی پاک جگہ، مقدس مقام اور نیک لوگوں کے پاس دفن کیا جائے تو کیا یہ جائز ہے؟ کیا اس سے اس کو فائدہ بھی پہنچ سکتا ہے؟

۲۔ کسی خانقاہ کے نام زمین، مکان یا مخصوص آمدنی وقف کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب واللہ اعلم بالصواب

پاک جگہ کی تمنّا۔ اس سے پہلے بھی یہ سوال اور اس کا جواب شائع ہوچکا ہے، شائد موصوف کی نظر سے وہ نہیں گزرا۔ مزید مکرر عرض ہے کہ :۔

پاک جگہ کی تمنا کرنا جائز ہے، جیسا کہ حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر میں آتا ہے کہ جب ان کو یقین ہوگیا کہ موت بہر حال آکر رہے گی تو انھوں نے رب سے کہا کہ : الٰہی! تو پھر مجھے ارضِ مقدس سے قریب کردیجیے! تقریباً پتھر پھینکنے کے فاصلہ پر۔

قال فالآن : فسأل اللہ ان یدنیہ من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر (بخاری ص۱۷۸ باب من احب الدفن فی الارض المقدسۃ او نحوھا)

باقی رہی تمنا ؛ سو اصل میں مطالعہ اس کا چاہیے! کہ اس کا محرک کیا ہے؟

کیا اس کی تہ میں یہ بات ہے کہ : وہ خود پاک ہستی ہے، اس لیے اپنی روح کی تسکین کے لیے ویسی سازگار فضا اور ماحول چاہتی ہے تو انشاء اللہ یہ حسرت ضرور رنگ لائے گی، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دفن ہونے کے لیے حضرت عائشہ صدیقہ سے درخواست کی تھی۔

قال رایت عمر بن الخطاب قال یا عبداللہ بن عمر اذھب الی ام المومنین عائشۃ فقل یقرأ عمر بن الخطاب علیک السلام ثم سلھا ان ادفن مع صاحبیّ الحدیث (بخاری

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ